



سوال

(70) بارش میں نمازوں کو جمع کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ نماز مغرب کے بعد مطلع ابر آلود ہوتا ہے، معمولی بوند بانی بھی ہوتی ہے، گھنے بادل چھائے ہوتے ہیں، زیادہ بارش آنے کا امکان ہوتا ہے، ایسے حالات میں نماز مغرب کے ساتھ نماز عشا پڑھنے کی اجازت ہے، کیا ایسا کرنا شرعاً جائز ہے، کتاب و سنت کی روشنی میں جواب دیں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

ہر نماز کو اس کے وقت پر ادا کرنا ضروری ہے، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تھا کہ تم نے نماز کو بروقت ادا کرنا ہے۔ [1]

اگر کوئی عذر ہو تو ایک نماز کو دوسری نماز کے وقت میں جمع کیا جاسکتا ہے۔ اس کی دو صورتیں ہیں۔

1- پہلی نماز کے وقت میں دوسری نماز کو ادا کرنا اسے جمع تقدیم کہتے ہیں، جیسا کہ مغرب میں عشا پڑھنا یا ظہر کے وقت عصر پڑھنا

2- دوسری نماز کے وقت پہلی نماز پڑھنا مثلاً عشاء کے وقت مغرب پڑھنا یا ظہر کو مؤخر کر کے عصر کے وقت میں ادا کرنا اسے جمع تاخیر کہتے ہیں۔

جمع کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ ظہر کو آخری وقت اور عصر کو اول وقت میں بطور پڑھنا کہ دونوں بظاہر جمع ہو جائیں اس کو جمع صوری کہتے ہیں لیکن یہ انتہائی مشکل ہے کیونکہ آخری وقت اور پہلے وقت کے اتصال کا پتہ چلانا، اس کا انتظار کرنا پھر اپنے اپنے صحیح وقت میں دونوں کو جمع کرنا، اس میں سہولت کے بجائے بہت زیادہ حرج ہے، بہر حال کسی عذر کی بنا پر دو نمازوں کو جمع کیا جاسکتا ہے، وہ عذر سفر، مرض، خوف، بارش اور کوئی بھی ہنگامی ضرورت ہو سکتی ہے۔ مثلاً دونوں نمازوں کے لیے الگ الگ وضو کرنے میں دقت ہو یا کسی جگہ کسی اجتماعی معاملے پر گفتگو ہو رہی ہو اور درمیان میں وقفہ کرنا مناسب نہ ہو یا کوئی ڈاکٹر لمبانا زک آپریشن کر رہا ہو وغیرہ تو ایسے حالات میں دو نمازوں کو جمع کیا جاسکتا ہے اگر موسم خراب ہو اور بارش آنے کا قوی امکان ہو تو پھر ایسے مقام جہاں دوران بارش مسجد میں آنا دشوار ہو تو ایسے حالات میں مغرب کے ساتھ پڑھنے میں حرج نہیں۔ چنانچہ جب اصحاب اقتدار بارش کی وجہ سے مغرب اور عشا کی نماز میں جمع کرتے تو حضرت عبداللہ بن عمر علیہ الصلاة والسلام بھی ان کے ساتھ ان نمازوں کو جمع کر لیتے تھے۔ [2]

بہر حال تیز بارش کی وجہ سے نمازوں کو جمع کیا جاسکتا ہے، اس میں کوئی حرج نہیں ہے، صحیح مسلم کی روایات میں بھی اسی کا اشارہ ملتا ہے۔ [3]



[1] صحیح مسلم، المساجد: ۶۳۸۔

[2] موطا امام مالک، قصر الصلوة، باب الجمع بين الصلاتين۔

[3] صحیح مسلم، صلوة المسافرین: ۶۳۳۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد 4۔ صفحہ نمبر: 102

محدث فتویٰ